بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

C.D. No. L. 5254

فون نمبر ۲۹


جلد ۵۰/۱۵ | ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۲۸ فروری سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۴۸


# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

## حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

ربوہ ۲۷ فروری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربّہ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

# روس کی طرف سے سلامتی کونسل کی قرارداد کی مخالفت اقوام متحدہ پر حملہ کے مترادف ہے

## مسٹر خروشیف کے مراسلہ پر امریکی نمائندہ سٹیونسن کا اعتراض

واشنگٹن ۲۷ فروری۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر مسٹر ایڈلائی سٹیونسن نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل نے کانگو سے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کی طرف سے اس کی مخالفت قابل اعتراض بات ہے۔ اخباری نامہ نگاروں نے مسٹر نہرو کے نام مسٹر خروشیف کے تازہ ترین مراسلہ میں لکھی ہوئی باتوں کے بارے میں ان کی رائے طلب کی تھی۔ مسٹر خروشیف نے اپنے خط میں سلامتی کونسل کی حالیہ قرارداد پر نکتہ چینی کی تھی۔ جس میں مسٹر لومبا کے قتل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی منظوری دی گئی تھی۔ روسی وزیر اعظم نے کہا تھا کہ ساری دنیا یہ جانتی ہے کہ قتل کا ذمہ دار کون ہے۔ ایسی صورت میں مسٹر لومبا کے قتل کی تحقیقات کے لئے کمیشن قائم کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

مسٹر سٹیونسن نے وزیر اعظم روس کے مراسلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سوویٹ روس اور تمام دوسرے ملکوں کے لئے میرے خیال میں بہترین مشورہ یہی ہے کہ افریقی ایشیائی ملکوں کے ایماء پر جو قرارداد منظور کی گئی ہے۔ اس پر عمل درآمد کا موقعہ دیں۔

مسٹر سٹیونسن نے کہا کہ اس موقعہ پر مداخلت کرنا اور یہ مطالبہ کرنا کہ کانگو میں اقوام متحدہ کی کارروائی روک دی جائے نہ صرف روس کے اس موقف کے خلاف ہے۔ جس کا اظہار روسی نمائندہ نے گزشتہ ہفتہ سلامتی کونسل میں قرارداد کی منظوری کے موقعہ پر کیا تھا (روس نے اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی تھی۔ بلکہ . . . .

. . . روس کا یہ اقدام متحدہ پر بھی کھلے حملہ کے مترادف ہے۔

— ایبال ۲۷ فروری۔ منی پور کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق منی پور کے تانگ لانگ سب ڈویژن کے سارے علاقہ کو خطرناک قرار دیدیا گیا ہے۔ اور فساد زدہ علاقے میں فوجی یونٹ متعین کر دیئے گئے ہیں۔

## زہرہ سے زمین تک دو طرفہ مواصلات کا نظام

ماسکو ۲۷ فروری۔ روسی اخبار پراودا نے دعوے کیا ہے کہ روس نے زہرہ کے سیارے پر جو راکٹ بھیجا تھا۔ اس نے دو طرفہ مواصلات کا ایک نیا نظام قائم کر لیا ہے۔ یہ نظام ایک کروڑ میل کے دائرہ میں کام کرے گا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ جب اس نظام کے سٹیشن کا فاصلہ زہرہ سے ۶۲ ہزار میل رہ جائے گا۔ تو یہ سٹیشن زہرہ کے دائرہ میں پہونچ جائے گا۔ اخبار نے اس سٹیشن کا ایک فوٹو بھی شائع کیا ہے۔ اب تک موصول ہونے والے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سٹیشن زہرہ کے دائرہ کے اندر دور تک چلا جائے گا۔ سٹیشن میں ایسے آلات بھی نصب ہیں جن کے ذریعہ زمین سے زہرہ تک سارے راستہ کے بارے میں پیمائش کی جائے گی۔

## بھارت زیادہ فوج کانگو نہیں بھیج سکے گا

چنڈی گڑھ ۲۷ فروری۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر مینن نے کہا ہے کہ بھارت کے لئے بڑی تعداد میں فوج کانگو بھیجنا ممکن نہیں ہو گا۔ کیونکہ ہماری تمام فوجیں سرحد کی حفاظت کر رہی ہیں — واضح رہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اس ہفتے پارلیمنٹ میں بتایا تھا کہ اگر اقوام متحدہ نے کانگو میں امن و استحکام بحال کرنے کے لئے موثر اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا تو ممکن ہے بھارت کو اپنی فوجیں بھارت بھیجنا پڑیں۔ پنڈت نہرو نے یہ نہیں بتایا کہ بھارت کتنی تعداد میں اپنی فوجیں کانگو بھیجے گا۔

## ملکہ الزبتھ نیپال پہنچ گئیں

کھٹمنڈو ۲۷ فروری۔ ملکہ الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا نیپال کے چار روزہ دورے پر یہاں پہونچے کھٹمنڈو کے ہوائی اڈے پر شاہ مہندر نے ان کا استقبال کیا۔

# اُم مظفر احمد ربوہ واپس پہنچ گئیں

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ لاہور میں ساڑھے چھ ماہ کے طویل قیام کے بعد ام مظفر احمد ۲۵ فروری بروز ہفتہ ربوہ واپس پہنچ گئیں۔ چونکہ ابھی وہ چلنے کے قابل نہیں ہوئیں۔ اس لئے انہیں ایمبولنس کار میں لٹا کر ربوہ لایا گیا۔ اور پھر سٹریچر پر ڈال کر ان کے کمرے میں پہنچایا گیا اور رستہ میں کسی قدر کوفت اور بے چینی کی وجہ سے شیخوپورہ کے مقام پر انہیں سکون اور نیند کا ایک ٹیکہ بھی لگایا گیا۔ مگر خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ بالآخر اپنے آشیانہ میں واپس پہونچ گئیں۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جوڑ خدا کے فضل و کرم سے ٹھیک ہو چکا ہے مگر چلنے پھرنے کی طاقت ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق کچھ عرصہ تک سہارے کے ساتھ مشق کرانے کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ آئیگی لیکن پتّہ کی تکلیف ابھی تک باقی ہے (کیونکہ ان کے پتّہ میں پتھری ہے) اور اس کی وجہ سے کبھی انفکشن پیدا ہو کر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ میں اپنے بے شمار بلکہ لاتعداد مخلص دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ام مظفر احمد کی بیماری میں ہمیں اپنی مخلصانہ اور ہمدردانہ دعاؤں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزائے خیر دے۔ اور مجھے بھی توفیق دے۔ کہ میں ان کے لئے دعا کر کے ان کے احسان کا بدلہ اتار سکوں۔ گو حق یہ ہے کہ احسان ایسا قرضہ ہے جو حقیقتاً کبھی اتر ہی نہیں سکتا۔ الّا ان یشاء اللہ۔ دوست یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ام مظفر احمد کی باقی ماندہ کمزوری کو بھی اپنے فضل و رحمت سے دور فرمائے۔ اور پتّہ کی پتھری کی وجہ سے کوئی مزید پیچیدگی پیدا نہ ہو اور مجھے اور میری اولاد کو بھی خدا ہمیشہ اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور کبھی اپنے در سے جدا نہ ہونے دے آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار: مرزا بشیر احمد ۲۶/۲/۶۱


ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸، فروری ۶۱ء

# احیائے اسلام کیلئے قربانیوں کی ضرورت ہے

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ میں احیائے اسلام اور اشاعتِ دین کیلئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی ہے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے اور ایسے کام کے لئے جتنی عظیم قربانیوں کی ضرورت ہے وہ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے واضح ہو جاتی ہے۔ دنیا میں کوئی بھی بڑا کام بغیر قربانی کے نہیں ہوتا۔ تاریخ دنیا کو پڑھ کر دیکھئے آپ کو جہاں بھی کوئی بڑا انقلابی کام نظر آئے گا اسکے پیچھے قربانیوں کا سہارا ضرور ہوگا۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء علیہم السلام ہوئے ہیں سب کی امتوں کو اپنے اپنے وقت کے مطابق قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔

امریکہ کے نئے صدر مسٹر کینیڈی نے صدارت کے عہدہ کا چارج لیتے ہوئے جو تقریر کی ہے اس میں شروع ہی میں آپ نے ایک نہایت قابل غور بات کہی ہے۔ آپ نے کہا ہے:۔

"میں نے آپ اور اللہ تعالےٰ کے روبرو وہی حلف اٹھایا ہے جو ہمارے پیش روؤں نے پونے دو صدیوں کے قریب ہوا مقرر کیا تھا۔ اب دنیا بہت مختلف ہے کیونکہ آدمی کے فانی ہاتھوں میں ایسی طاقت آگئی ہے جس سے تمام دنیا کی غربت ختم ہو سکتی ہے اور تمام قسم کی زندگی ختم ہو سکتی ہے۔ تاہم آج بھی کرہ ارض پر وہی انقلابی یقین متنازعہ ہیں جن کے لئے ہمارے پیش روؤں نے جنگ کی۔ یہ یقین کہ انسانی حقوق امامت کی فیاضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ سے آتے ہیں۔"

مختصر الفاظ میں مسٹر کینیڈی نے کہا ہے کہ آج بھی دنیا میں وہی متنازعہ امور موجود ہیں جن کے لئے ہمارے پیش روؤں نے قربانیاں دی ہیں۔ یعنی آج بھی ہمیں اپنے یقین کے لئے اسی طرح قربانیاں دینی ہیں جس طرح پہلے لوگ دیتے رہے ہیں۔

مسٹر کینیڈی ایک مذہبی آدمی ہیں اور عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو ایک کٹر عیسائی فرقہ ہے اسلئے ان کا انداز فکر مذہبی ہے۔ آپ کے اس قول سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے دین کو پھیلانے کے لئے قربانی دینی پڑتی ہے۔ وہاں اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو باوجود انتہائی مادی ترقی کے اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں

مسٹر کینیڈی کے ذکر خدا سے ایک اور بات پر روشنی پڑتی ہے اور وہ یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت کا بنیادی اعتقاد اگرچہ تثلیث اور الوہیتِ مسیح پر ہے تاہم ہم دیکھتے ہیں کہ اب عیسائی بھی ابن المسیح کی بجائے واحد خدا ہی کا نام لیتے ہیں۔ یقیناً یہ اسلام کا اثر ہے نہ صرف عیسائی دنیا میں واحد خدا کا نام لیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی تمام بت پرست اقوام بھی اسلام کے اثر سے اب خدا تعالےٰ ہی کی طرف جھک رہی ہیں اور واحدانیت کی قائل ہوتی جا رہی ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ آج اگرچہ دنیا مادہ پرستی کے فریب میں آئی ہوئی ہے تاہم آج ہی وہ زمانہ بھی ہے جب آسانی سے انسان کو اللہ تعالےٰ کی واحدانیت کا قائل کیا جا سکتا ہے اسی طرح دیکھا جائے تو آج کل کی دہریت خود بھی اسلام کے خدائے واحد کے لئے راستہ ہموار کر رہی ہے۔ مادہ پرستی ایک عارضی مرض ہے جو بعض انسانوں کو لگ جاتا ہے۔ آج چونکہ انسان نے مادی ترقی پہلے کی نسبت بہت زیادہ کی ہے اس لئے یہ مرض بھی کسی قدر پہلے کی نسبت زیادہ منظم نظر آتا ہے لیکن اسکی حیثیت مکڑی کے جالے سے زیادہ نہیں۔

الغرض آج ایسا زمانہ ہے جو اسلام کے لئے ایک لحاظ سے بڑا ساز گار ہے اگرچہ جہالت کے بڑے بڑے ہمالیہ موجود ہیں جن کو راستہ سے ہٹانا معمولی بات نہیں ہے اسلئے آج اس امر کی ضرورت ہے کہ اسلام کے علمدار بیدار ہوں اور ساری دنیا میں خدائے واحد کا جھنڈا بلند کریں۔ اور اس یقین اور ایمان سے کریں کہ راستے کے کوہ ہمالیہ خود بخود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ جائیں۔

جیسا کہ مسٹر کینیڈی نے کہا ہے آج بھی دنیا میں یقینوں کی جنگ جاری ہے۔ آج بھی دنیا انقلابی خیالات کا میدان بنی ہوئی ہے۔ یہ جنگ ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ کی طرح آج بھی ہمیں ضرورت ہے کہ اسلام کے احیاء کے لئے قربانیاں دیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حقیقی انقلابی رسالہ "فتح اسلام" میں کیا خوب فرمایا ہے:۔

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو انکی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا"۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ یہ انسان کی بات نہیں۔ خدا تعالےٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی۔ اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن [illegible] گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اسکے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔"

حضور علیہ السلام کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اگرچہ دنیا میں اسلام کی فتح لازمی ہے تاہم اس کیلئے بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بغیر ان قربانیوں کے اسلام کا احیا نہیں ہو سکتا۔ بے شک آج دنیا کا کوئی مذہب کوئی فلسفہ کوئی سائنسی نظریہ اسلامی اصولوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن دنیا کی قدیم ذہنیت کو بدلنا آسان کام نہیں ہے۔ اگرچہ یورپ اور امریکہ میں ایسے انسان بھی موجود ہیں۔ جو دہریہ ہیں خاص کر روس منظم طور پر دہریت کی تبلیغ کرتا ہے تاہم یورپ اور امریکہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بھی نہایت سازگار فضا موجود ہے۔ مسٹر کینیڈی جیسا کٹر رومن کیتھولک ابن المسیح کی جگہ خدائے واحد کا ذکر کرتا ہے۔ یہ بہت اچھے آثار ہیں۔ اسکے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ ابن المسیح یورپ اور امریکہ اور دوسرے عیسائیوں کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا ہمالیہ ہے جو اسلام کے راستہ میں کھڑا ہے۔ اس ہمالیہ کو راستہ سے ہٹانا بڑی بڑی قربانیوں کا طالب ہے۔

اس سے اندازہ کر لینا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ جس کا دعویٰ ہے کہ وہ آج احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس پر کیا ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اور اس کو کیا کیا قربانی کرنی ہے تاکہ وہ اپنے اس مقصد میں آگے بڑھے جس کے لئے وہ کھڑا ہونے کی دعویدار ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس عظیم الشان تقریر میں جو الفضل میں شائع ہو رہی ہے جو حضور نے ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو فرمائی تھی اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ قربانی کیا چیز ہے۔ اور آج یورپ اور امریکہ میں اسلام کو پیش کرنے کے لئے کس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ ہمارے جو مبلغین ان ممالک میں جاتے ہیں ان کی یہ قربانی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے وطنوں کو چھوڑا ہے کیونکہ جہاں وہ جاتے ہیں دنیوی آرام و آسائش کے لحاظ سے وہ ہمارے ملکوں سے بہر حال بہتر ہیں اس لئے مبلغین کا محض اپنے وطنوں کو چھوڑ کر وہاں جانا کوئی قربانی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی قربانی یہ ہے کہ وہ ہر رکاوٹ کے مقابلہ میں ان لوگوں کے سامنے حقیقی اسلام کو پیش کریں اور تمسخر یا دوسری وجوہات کی بنا پر اسلامی اصولوں کے پیش کرنے میں مداہنت نہ دکھائیں۔ اسلام کی بہت سی باتیں ہیں جو آج یورپین ذہنیت کے [illegible] غلط معلوم ہوتی ہیں حالانکہ خدا تعالےٰ کا دین ہی فی الحقیقت فطرت انسانی کے مطابق ہے مگر یورپ کی ماؤف ذہنیت میں وہ باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں۔

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت عظیم الشان اور روح پرور تقریر

## مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں نہایت اہم اور ضروری ہدایات

### مغربیت کی روح کو کچل کر اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن کی فوقیت دنیا پر ثابت کرو

### تم میں سے ہر ایک کو اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے دین کا کام کرنا ہے

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

قسط ہفتم

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعوئے نبوت کی۔ اور لوگوں نے آپ کی باتوں کو نہ مانا تو آپ نے یہ تجویز کی کہ ایک دعوت کی جائے جس میں

### مکہ کے رؤسا

کو اکٹھا کیا جائے۔ اور انہیں اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ اس کے مطابق ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مکہ کے رؤسا اکٹھے ہوئے مگر جب کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو بعض باتیں سنانی چاہتا ہوں تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہمیں فرصت نہیں اور سب ایک ایک کر کے اٹھ گئے۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ایک دعوت کا انتظام کیا۔ اور اب کی دفعہ یہ تجویز فرمایا کہ پہلے ہم انہیں اپنی باتیں سنائیں گے اور بعد میں دعوت کھلائیں گے۔ چنانچہ رؤسا آئے اور بیٹھے رہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت ایک وعظ کیا جس میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت آئی ہے۔ اور اس کو پھیلانا میرا فرض ہے۔ کیا آپ لوگوں میں سے کوئی ہے جو اس

### انعام کا حصہ دار بنے

اور کیا آپ لوگوں میں سے کوئی سعید روح ہے جو میرا ہاتھ بٹائے۔ ان رؤسا نے جب یہ سنا تو خاموش رہے۔ مگر ایک گیارہ سال کا بچہ بھی وہیں بیٹھا تھا۔ اس نے اپنے دائیں بھی دیکھا تو رؤسا کو خاموش پایا۔ پھر اس نے اپنے بائیں دیکھا تو اس طرف کے رؤسا کے منہ پر بھی اس نے مہر سکوت دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز آئی۔ اور دنیا میں سے کسی نے اسے قبول نہیں کیا اس کی غیرت نے برداشت نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی آواز بغیر کسی جواب کے رہے۔ وہ

### ایک چھوٹا بچہ تھا

مگر اس نظارہ کو دیکھ کر وہ برداشت نہ کر سکا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اور اس تعلیم کے پھیلانے میں میں آپ کی مدد کروں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بچہ سمجھتے ہوئے اس کی بات کی طرف زیادہ توجہ نہ کی۔ اور پھر انہیں ترغیب دی۔ تا ان میں سے کوئی شخص مدد کے لئے اٹھے۔ آپ نے پھر ان

### مردہ دلوں میں زندگی کی روح

پھونکنے کی کوشش کی۔ پھر اسلام کے متعلق تقریر کی۔ اور جب اپنی تقریر کو ختم کر چکے تو آپ نے پھر فرمایا کیا کوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی آواز کو پھیلانے میں میری مدد کرے۔ پھر وہ تمام لوگ ساکت رہے۔ اور پھر اس گیارہ سالہ بچے نے دیکھا کہ مجلس میں کامل خاموشی ہے اور کوئی خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے پھر اس کی غیرت نے برداشت نہ کیا کہ

### خدا تعالیٰ کی آواز

بغیر جواب کے رہے۔ وہ گیارہ سالہ بچہ پھر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ وہی بچہ خدا تعالیٰ کی آواز کے جواب میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کی دین ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے اس سے محروم رکھتا ہے۔ ممکن ہے تم میں سے وہ بچے جو ابھی گیارہ سال کی عمر کو نہیں پہنچے بلکہ ان کی سات یا آٹھ سال عمر ہے وہ اس واقعہ کو سن کر کہیں کہ ابھی تو ہم اس عمر کو نہیں پہنچے جس عمر میں قربانی کرنا انسان کے لئے واجب ہوتا ہے۔ اور شاید وہ قربانی کرنا ان لڑکوں کا حق سمجھیں جو بڑی عمر یا کم از کم گیارہ سال عمر رکھتے ہوں اس لئے میں ایک ایسے بچے کا بھی

### تمہیں واقعہ سناتا ہوں

جو اسی عمر کا تھا جس عمر کے تم میں سے اکثر بچے ہیں۔ اس بچے کا باپ اپنی عمر کے نوے برس گذار چکا تھا کہ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جب وہ لڑکا پانچ چھ سال کی عمر کو پہنچا تو اس کے باپ نے رؤیا دیکھا کہ میں اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھری پھیر رہا ہوں۔ اس لڑکے کے باپ کو خدا تعالیٰ کی باتوں پر بڑا یقین تھا اور اس نے اکثر خدا تعالیٰ کا کلام اترتے اور اسے سچا ہوتے دیکھا تھا اس رؤیا کی بھی تعبیر تھی اور اس کا اصل مطلب درحقیقت کچھ اور تھا مگر وہ خدا تعالیٰ پر بڑا یقین رکھنے والا انسان تھا اور اس نے کہا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے خواب میں ایک نظارہ دکھایا ہے میں اسی طرح کروں گا اور اگر خدا تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہے تو وہ آپ اس سے آگاہ کر دے گا۔ مگر اس نے سمجھا کہ یہ میری قربانی نہیں بلکہ

### میرے بچے کی قربانی ہے

اور میرے اکیلے کا حق نہیں کہ میں آپ ہی اس پر عمل شروع کر دوں۔ بہتر ہے کہ میں اپنے بچے کے سامنے بھی اس کا ذکر کر دوں۔ وہ بچہ پانچ چھ سال کی عمر کا تھا۔ جب باپ چلتا تو وہ دوڑ کر اس کے ساتھ قدم ملا سکتا تھا۔ معمولی رفتار کے ساتھ قدم نہیں ملا سکتا تھا۔ اس باپ نے اپنے بچے کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے اور وہ یہ کہ میں تجھ کو خدا تعالیٰ کے لئے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو بتا تیری کیا صلاح ہے۔ اگر بچہ نے آگے سے یہ نہیں کیا کہ زور سے چیخ مار کر اپنی ماں سے چمٹ گیا ہو اور اس نے کہنا شروع کر دیا ہو کہ میرا باپ پاگل ہو گیا ہے۔ اس بچہ نے یہ نہیں کیا کہ ہاتھ جوڑ کر باپ کے آگے کھڑا ہو گیا ہو اور رونے لگ گیا ہو کہ ابا مجھے نہ مارو مجھے ڈر لگتا ہے۔ وہ دہشت کے مارے بیہوش نہیں ہو گیا۔ اس کے چہرے کا رنگ زائل نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے یہ بات سن کر نہایت وقار اور نہایت متانت سے جواب دیا کہ یا ابت افعل ما تؤمر اے باپ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کے کرنے میں دیر کیا ہے اور مجھ سے پوچھنے کا سوال کیا ہے میں حاضر ہوں آپ مجھے ذبح کر دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ میں کوئی گھبراہٹ ظاہر نہیں کروں گا اور آرام سے میرے گلے پر چھری پھیر لیں گے۔ باپ اس کو جنگل میں لے گیا اور اسے لٹا کر چاہا کہ اس کے گلے پر چھری پھیر دے اس زمانہ میں

### بچوں کی قربانی

دینے کی عام رسم تھی اور ایک مقصد اللہ تعالیٰ کا یہ حکم دینے سے یہ بھی تھا کہ بچوں کی قربانی کی رسم کو مٹا دیا جائے۔ کیونکہ اس زمانہ میں قوموں میں یہ رواج تھا کہ وہ کبھی کبھی خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اپنے بچوں میں سے کسی کو ذبح کر دیتے لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس رسم کو مٹائے پس اس باپ نے جب اپنے بچے کو لٹایا اور چھری نکال کر اس کے گلے پر اپنا ہاتھ رکھ کر چاہا کہ چھری چلا دے تو اللہ تعالیٰ نے معاً اپنا دوسرا کلام نازل کیا اور فرمایا۔ اے ابراہیم تو نے اپنی بات پوری کر دی۔ جا اور اب اپنے بیٹے کی جگہ ایک بکرا قربان کر دے۔ کیونکہ اس بیٹے کو خدا تعالیٰ تیرے ہاتھ سے کسی اور طرح قربان کرانا چاہتا ہے۔ جانتے ہو وہ کیا قربانی تھی۔ وہ قربانی جو بعد میں ظاہر ہوئی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جا اسمٰعیلؑ اور اس کی والدہ ہاجرہ کو مکہ کے میدان میں چھوڑ آ کیونکہ

### خانہ کعبہ کی حفاظت

اور اس کی عظمت کا کام اللہ تعالیٰ ان سے لینا چاہتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل اور اس کی ماں ہاجرہ کو اپنے ساتھ لیا اور انہیں مکہ کی جگہ چھوڑ آئے۔ اس وقت وہاں کوئی آبادی نہ تھی۔ ریت کا ایک میدان تھا جس میں میلوں تک نہ کھانے کے لئے کوئی چیز نظر آتی تھی اور نہ پینے کے لئے پانی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مشکیزہ پانی کا اور کھجوروں کی ایک تھیلی ان کے پاس رکھی اور وہاں انہیں بٹھا کر واپس لوٹ آئے۔ جب آپ واپس آ رہے تھے تو اپنی بیوی اور بچے کی قربانی کو دیکھ کر

## ابراہیمؑ کے جذبات

میں جوش پیدا ہوا اور ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بیوی کو چونکہ انہوں نے بتایا نہیں تھا کہ وہ انہیں ہمیشہ کے لئے اس بے آب و گیاہ میدان میں چھوڑے جا رہے ہیں۔ جب انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو وہ سمجھیں کہ یہ جوش جو پیدا ہو رہا ہے یہ دائمی جدائی کا پیش خیمہ ہے۔ چنانچہ حضرت ہاجرہؓ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا ابراہیمؑ تم ہمیں کہاں چھوڑے جا رہے ہو۔ یہاں تو نہ پینے کے لئے پانی ہے نہ کھانے کے لئے غذا۔ بے یار و مددگار بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر جس میں نہ پینے کی کوئی چیز ہے نہ کھانے کی کوئی چیز تم ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وفور کی وجہ سے کوئی جواب نہ دے سکے

## حضرت ہاجرہؓ

نے پھر اصرار کیا اور پوچھا کہ بتاؤ تم کہاں جا رہے ہو۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر کوئی جواب نہ دے سکے۔ آخر حضرت ہاجرہؓ نے کہا، تم ہمیں کیوں چھوڑے جا رہے ہو۔ کیا خدا کے حکم سے تم ایسا کر رہے ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کا بھی کوئی جواب نہ دے سکے صرف انہوں نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہاں میں خدا کے حکم کے ماتحت ہی تمہیں یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ حضرت ہاجرہؓ نے جب یہ دیکھا تو فوراً بول اٹھیں اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا اگر یہی بات ہے تو خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یہ بچہ جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی وہی اسمٰعیل ہی تھے جن کی نسل سے محمد رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے اور وہی اسمٰعیلؑ ہی تھے جن کی نسل سے خانہ کعبہ کی حفاظت اور اس کی تقدیس کے لئے اپنی عمریں وقف کر دیں۔ پس یہ چھ سال کا بچہ تھا جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ پھر اگر تم میں سے کوئی ایسا ہے جو چھ سال سے بھی کم عمر رکھتا ہے تو مجھے اپنے ایک بچے کا واقعہ یاد ہے۔ اس کی عمر کوئی پانچ سال کی تھی۔ وہ ایک دفعہ مکان میں کسی جگہ کھڑا تھا اور میں دوسرے کمرہ میں تھا کہ مجھے آواز آئی کہ لڑکے اکٹھے ہو کر اسے چڑا رہے ہیں اور ڈرانے والی باتیں کر رہے ہیں وہ اسے کہہ رہے تھے کہ اگر رات کا وقت ہو اور تمہیں ایک ایسے جنگل میں سے گزرنے کے لئے کہا جائے جس میں شیر چیتے اور بھیڑیئے رہتے ہوں تو کیا تم ڈر جاؤ گے؟ انہیں وہ کہنے لگا ہاں ڈر جاؤں گا۔ پھر لڑکوں نے مختلف لوگوں کے نام لے کر کہا اچھا اگر فلاں کہے تو تم وہاں ٹھہرو گے یا نہیں وہ کہے نہیں۔ آخر ایک نے کہا اگر تمہارے ابا تمہیں کہیں کہ اس جنگل میں رات کو ٹھہرو تو کیا تم ٹھہرو گے یا نہیں۔ وہ کہنے لگا نہیں آخر ایک نے

## مجھے خوب یاد ہے

اس نے آگے سے یہی جواب دیا کہ اگر ابا کہیں تو پھر ٹھہر جاؤں گا۔ تو چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی قربانی کا مادہ ہوتا ہے جسے اگر قائم رکھا جائے تو اس سے نہایت مفید تغیرات پیدا ہو سکتے ہیں۔

پس اگر تم پانچ چھ سال عمر کے بچے ہو تو تم بھی دین کی اعلیٰ خدمات سرانجام دے سکتے ہو صرف اتنا ہونا چاہیے کہ تمہارے اندر سمجھنے کی قابلیت ہو اور تمہیں سمجھانے والے خاص توجہ سے کام لیں۔ ابھی تم میں سے چھوٹے چھوٹے بچے اپنے دل میں فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہم نے بڑے ہو کر خدا تعالیٰ کے دین کا کام کرنا ہے اور اگر وہ اپنے دل میں فیصلہ کر لیں تو خدا تعالیٰ اس کے مطابق انہیں کام کرنے کی توفیق بھی دے دیگا۔ اس وقت نہ میری صحت مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اور تقریر کروں اور نہ وقت اس کی اجازت دیتا ہے ورنہ میں انبیاء علیہم السلام کو مستثنیٰ کرتے ہوئے عام بزرگان دین کی اولادوں کے ایسے نمونے بیان کر سکتا تھا جنہوں نے

## نہایت اعلیٰ دینی خدمات

سرانجام دی ہیں اور دنیوی لوگوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں ہدایت نہ ملی دنیوی لحاظ سے انہوں نے نہایت شاندار کام کئے مگر جو مثالیں میں نے بیان کی ہیں ان میں بھی تمہارے لئے اسوۂ حسنہ اور اعلیٰ تعلیم موجود ہے۔ صرف توجہ اور عمل کی ضرورت ہے۔

پس میں پھر تم کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تمہارے اساتذہ بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ۔ ٹیوٹروں اور تحریک جدید کے دوسرے تمام کارکنوں سے کہتا ہوں کہ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ایک عظیم الشان کام ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ جس وقت انسان کوئی نیا کام شروع کرتا ہے ناواقف لوگوں کے ذریعہ شروع کرتا ہے جو آہستہ آہستہ اپنے کام میں ایکسپرٹ ہو جاتے ہیں۔ میں نے بھی

## تحریک جدید کا کام

ناتجربہ کار ہاتھوں سے شروع کیا ہے اور ہم اس کام کے نتیجہ میں ایکسپرٹ اور کام کے ماہر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کارکن اس بارے میں مستعدی اور ہوشیاری سے کام نہیں لیں گے اور اپنے فرائض تندہی سے ادا نہیں کریں گے تو وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہو جائیں گے۔ لیکن یہ کام بہر حال ہو کر رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی باتیں دلوں پر اثر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کام کو خوش اسلوبی سے کیا جائے اور ہم ناکام ہوں۔ اگر ہم ناکام ہوں تو یہ ہماری بددیانتی اور سستی اور غفلت کا ثبوت ہوگا۔ اس امر کا ثبوت نہیں ہوگا کہ یہ کام خدا کی طرف سے نہیں تھا۔ کیونکہ یہ کام یقیناً ہو سکتا ہے۔ ہو رہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا۔ پس میں ان طالب علموں کو جو تحریک جدید کے بورڈنگ میں داخل ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں اور کارکنان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انہیں پوری طرح تیار کریں یہاں تک کہ یہاں سے جو پود نکلے وہ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ والی جماعت ہو۔ جو مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ والی جماعت کی قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے قابل ہو۔ اگر تم اس بات میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھو تم ضرور جیت کر رہو گے۔ خواہ میری زندگی میں یہ دن آئے یا میری موت کے بعد۔ مگر وہی دن اسلام کے لئے خوشی کا دن ہوگا۔ وہی دن دشمنوں کی شرمساری کا دن ہوگا اور وہی دن مغرب سے سورج کے طلوع کرنے کا حقیقی دن ہوگا۔ جس دن اسلام نئے سرے سے دنیا پر غالب آئے گا جس دن مغربیت پوری طرح کچل دی جائے گی۔ جس دن اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن کی فوقیت دنیا پر ثابت ہو جائے گی۔ تب وہی منافق جو آج مغربیت سے ڈر رہے ہیں۔ وہی منافق جو آج قربانیوں سے جماعت کے افراد کو روکتے اور یہ کہتے ہیں کہ جماعت کو تباہی کی طرف لے جایا جا رہا ہے وہی سب سے زیادہ شور مچائیں گے اور کہیں گے کہ مغربیت سے زیادہ بری اور کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ منافق لڑائی میں سب سے پیچھے رہتا ہے اور فخر میں سب سے آگے ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو پہلے ہی یہ کہا کرتا تھا۔ اور اس طرح جھوٹ بول کر اپنی پچھلی حرکتوں پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ وہ کمزور طبائع جو آج مغربیت سے ڈر رہی ہیں۔ اور وہ منافق جو جماعت پر دن رات اعتراض کرتے رہتے ہیں میں زندہ رہوں یا نہ رہوں مگر تم یاد رکھو ان لوگوں کو۔ تم دیکھو گے کہ وہی جو آج یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مغربیت کا مقابلہ کرنا کیسی نادانی ہے جو آج یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جماعت کو ایک غلط راستہ پر چلایا جا رہا ہے وہی احمدیت کی فتح کے وقت

سب سے زیادہ شور مچائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی ہمیشہ سے مغربیت کے مخالف تھے۔ اُس دن تم کو محسوس ہو گا کہ مومن اور منافق میں کتنا عظیم الشان فرق ہوتا ہے مومن قربانی کرتا اور پھر فخر کرنے سے اجتناب کرتا ہے اور منافق قربانی سے بھاگتا اور فتح کے وقت شور مچانے والوں میں سب سے آگے ہوتا ہے

پس میں پھر

## طلباء کو نصیحت

کرتے ہوئے اپنی اس تقریر کو جو لمبی نہیں ہونی چاہیئے تھی کیونکہ مجھے کھانسی کی زیادہ تکلیف تھی لیکن جوش کی وجہ سے لمبی ہو گئی ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امریکہ میں جانیوالے مبلغین کو اور ان مبلغوں کو بھی جو پہلے سے مغرب میں موجود ہیں صحیح رنگ میں اسلام کی خدمت کی توفیق دے اور وہ اسلامی تعلیم کا سچا نمونہ ہوں۔ بجائے دشمنوں کے اثر سے متاثر ہونے کے انہیں اسلام کی خوبیوں اور اس کے کمالات کے قائل کرنے والے ہوں اور ان کے ذریعہ جو لوگ وہاں اسلام میں داخل ہوں وہ ایسے ہوں جنہوں نے صدق دل سے اسلام کو قبول کیا ہو اور اس کی خوبیوں کو دیکھکر اپنے اعمال کو اسلامی رنگ میں رنگین کرنیوالے ہوں اسی طرح وہ طالب علم جو تحریک جدید کے بورڈنگ میں ان آرزوؤں کے ساتھ داخل ہیں، کہ انہیں خدمت احمدیت کی توفیق ملے۔ اللہ تعالےٰ ان کی آرزوؤں کو بھی پورا کرے اور ان کے ماں باپ کو بھی اس

## تحریک کا صحیح مقصد

سمجھنے کی توفیق دے۔ اور طالب علموں کو ہمت دے۔ توفیق دے اور عزم دے کہ وہ دین کی خدمت کر سکیں۔ اسی طرح وہ کارکنوں کو بھی ہدایت دے اور انہیں سمجھ دے کہ وہ اس تحریک کو جاری کرنے کی اغراض سے واقفیت پیدا کریں انھیں ہر قسم کی بددیانتی اور کوتاہی عقل سے بچائے ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کی مساعی کو بارآور کرے تا وہ ایک ایسی جماعت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو خلیفۂ وقت کی مددگار ہو اور جس کے پیدا ہونے کیساتھ ہی اسوقت اسلام کی زندگی وابستہ ہے:

# افریقہ میں تبلیغ اسلام کرنے والے ـــــ ربوہ کے جانباز مجاہد

## جالندھر سے شائع ہونیوالے گورمکھی روزنامہ میں ایک مضمون

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ؔ)

حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کے مبارک عہد میں حضور کی زیر ہدایت احمدی مجاہدین نے تمام دنیا میں جو تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن پاک کے جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے اکناف عالم میں ان کی دھوم مچ گئی۔ افریقہ کے میدانوں اور بیابانوں میں اسلام کے ان جانباز سپاہیوں نے جو تبلیغی فتوحات حاصل کی ہیں ان کا اعتراف اپنے اور بیگانے سبھی کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مشرقی پنجاب کے ایک گورمکھی روزنامہ کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ جالندھر سے شائع ہونے والے روزنامہ اکالی پتر کا نے ۲۰ فروری سنہ ۶۰ء کے پرچوں میں لکھا ہے کہ:۔

"افریقہ۔ جس کا چرچا مشرق و مغرب میں ہو رہا ہے۔ اس دنیا کی سیاست میں بہت بڑی اہمیت حاصل کر رہا ہے یورپین اقوام اسے سیاہ براعظم کے نام سے موسوم کرتی تھیں یہ تہذیب اور تمدن سے بہت دور تھے۔ ان میں آدم خور بھی ہیں۔ ننگے رہنا ان کا فیشن تھا۔

اب ان میں سیاسی اور سماجی شعور پیدا ہو گیا ہے افریقن حب الوطنی میں ایسا ابھار آ رہا ہے کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا سیاسی طور پر افریقہ انگریزوں۔ فرانسیسیوں پرتگالیوں اور بلجئینوں وغیرہ اقوام کے ماتحت رہا ہے ........

........

ان کے پانسہ پلٹنے پر افریقہ کے سیاسی مستقبل کا بھی فیصلہ ہو جائیگا کہ اس نے دنیا کے باہمی جھگڑوں اور لڑائیوں میں کیا رول ادا کرنا ہے"

افریقہ کے اس سیاسی اور سماجی شعور کا ذکر کرنے کے بعد اس نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ نے افریقہ میں ساٹھ ہزار کے قریب لوگوں کو اپنا سرگرم معاون اور معتقد بنایا ہے اس جماعت کے پیشوا کا اس طرف خاص دھیان ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ خالی زمین ہے۔ اس لئے اس میں بیج ڈالنا زیادہ سودمند ہو گا۔

اس کے بعد اس اخبار نے افریقہ کے سکھوں اور احمدیوں کی سرگرمیوں کا موازنہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"سکھ کلچر کے اختیار کرنے والے افریقہ میں بکثرت ہیں انھوں نے گوردوارے بھی بنائے ہیں اور تعلیمی درسگاہیں بھی قائم کی ہیں۔ ان میں سکھ دل رکھنے والے متعدد لوگ ہیں۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ داڑھی اور کیس رکھنے والے پنجابی سکھوں تکمری ہمارے ان بھائیوں نے گورو نانک جی کے مشن کو محدود کیا ہوا ہے۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا تھا کہ قربانی کی کھالیں جمع کر کے مذہبی تحریک چلانے والے احمدی آگے نکل جاتے اور لاکھوں اور کروڑوں میں کھیلنے والے سکھ اس میدان میں پیچھے رہ جاتے"

اس مضمون کے آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"مستقبل کے وارث وہی لوگ ہونگے جن کے پاس کوئی ہنر ہو گا۔ یہی لوگوں کی بھاری اکثریت صفیں باندھ کر جن کے پیچھے کھڑی ہوگی۔ صرف پدرم سلطان بود سے کام نہیں نکل سکتا۔ ..... ہماری یہ حالت ہو کہ ایک قدم آگے چلنے کی کوشش کرتے ہیں تو پاؤں پیچھے کی طرف جاتے ہیں کہیں ایک اردو شاعر نے ہمیں مخاطب کر کے تو یہ نہیں کہا کہ:۔

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

افریقہ کو فتح کرنے کے لئے قرآن ہاتھ میں لے کر ربوہ ضلع جھنگ سے جانباز نکلے ہیں۔ کیا سری ہری مندر صاحب سے ایسا کوئی جتھہ نہیں نکل سکتا جو غیر مہذب اور پسماندہ معصوم افریقیوں کو واہگورو سوانے اور چھکنے کے لئے جدوجہد کر سکے"

ترجمہ از اکالی پترکا جالندھر
۲۰ فروری سنہ ۱۹۶۰ء

یہ سب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی برکت اور حضرت مسیح موعود ایدہ اللہ کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالےٰ غریب احمدیوں کو وہ کامیابیاں اور فتوحات بخش رہا ہے کہ جن پر لاکھوں اور کروڑوں کے مالک ہونے والے بھی رشک کر رہے ہیں۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و علی عبدک المسیح الموعود و بارک و سلم انک حمید مجید

## ضروری تصحیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو ۲۵ رفروری کے الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے صفحہ ۱ کالم اول میں حضور کے بعض فقرات کتابت کی غلطی سے صحیح شائع نہیں ہوئے۔ اصل فقرات یوں پڑھے جائیں۔

"قوم مرنے والوں سے زندہ نہیں رہتی بلکہ ان زندہ رہنے والوں سے زندہ رہتی ہے جو ہر وقت مرنے کے لئے تیار ہوں پس حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت نہیں۔ مولوی نعمت اللہ صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت نہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت نہیں۔ قاری نور علی صاحب شہید ہماری زندگی کا ثبوت نہیں اسی طرح ہندوستان کے وہ بہت سے لوگ جو مخالفین کے مختلف مصائب کے نتیجہ میں شہید ہوئے ہماری زندگی کا ثبوت نہیں۔ مصر میں یا اور بعض علاقوں میں جو لوگ ہماری جماعت میں سے مارے گئے یا زخمی ہوئے وہ ہماری زندگی کا ثبوت نہیں ہماری زندگیوں کا ثبوت ان کی وہ روح ہے جو ہمارے زندوں میں پائی جاتی ہے"

اسی طرح صفحہ ۳ کالم ۳ میں ٹیپو سلطان کے واقعہ میں یہ الفاظ لکھے گئے ہیں کہ:۔

"بعض جرنیلوں نے ہیچھے سے قلعہ کے دروازے کھول دیئے" اس میں ہیچھے نہیں بلکہ پیچھے کا لفظ ہے۔ احباب ان ہر دو امور کی تصحیح فرمالیں۔

# نقد ادائیگی چندہ وقف جدید ۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل مخلصین نے اپنے وعدے نقد ادا کر دیئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ثواب عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید ۔ ربوہ)

| نام | رقم |
| --- | --- |
| محمد عظیم صاحب واہ کینٹ | ۶ — ۰ |
| محمد اشرف صاحب 〃 | ۴ — ۰ |
| خواجہ ظہور الدین صاحب 〃 | ۹ — ۰ |
| نذیر احمد صاحب ولد تاج دین صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا | ۶ — ۰ |
| محمد صادق صاحب رانا مچ منڈی لاڑکانہ | ۱۰ — ۰ |
| محمد غازی الرحمن صاحب مشرقی پاکستان (بلاتفصیل) | ۱۰ — ۰ |
| چوہدری رحمت علی صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ | ۶ — ۰ |
| محمد مطیع الرحمن صاحب مشرقی پاکستان (بلاتفصیل) | ۸ — ۰ |
| ملک محمد الدین صاحب باغبانپورہ لاہور | ۶ — ۰ |
| چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ 〃 | ۲۴ — ۰ |
| مرزا محمود احمد صاحب محمد نگر لاہور | ۵ — ۱۹ |
| خواجہ بشیر احمد صاحب 〃 | ۶ — ۵۰ |
| ایک معزز غیر احمدی دوست 〃 | ۱۷ — ۰ |
| غلام نبی صاحب بھوڑو ضلع شیخوپورہ | ۱۲ — ۱۹ |
| محمد افضل صاحب فاروق ریچ ٹرنیف (بلاتفصیل) | ۱۲ — ۰ |
| فضل حق صاحب لالیاں ضلع جھنگ | ۶ — ۰ |
| دانشمند خانصاحب پبی ضلع پشاور | ۶ — ۰ |
| مولوی محمد احمد صاحب جلیل لاہور | ۷ — ۲۵ |
| عبدالغفور صاحب نانبائی لنگر خانہ ربوہ | ۷ — ۳۱ |
| چوہدری نور محمد صاحب گرمولا ورکاں (بلاتفصیل) | ۱۸ — ۰ |
| محمد علی صاحب الراعی چک ۳۴۳ ملتان | ۷ — ۰ |
| محمد عبداللہ صاحب چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ | ۶ — ۰ |
| اللہ بخش صاحب منگلا سرگودھا | ۱۰ — ۰ |
| فضل دین صاحب تلونڈی ۱۰۸ R.B لائلپور | ۱۲ — ۰ |
| شاہ محمود صاحب 〃 〃 | ۵ — ۲۷ |
| عبدالغفار صاحب کلاس والا ضلع سیالکوٹ | ۵ — ۰ |
| معراج الدین صاحب پٹواری نہر بستی نور الہی منٹگمری | ۶ — ۲۵ |
| لفٹنٹ سردار نذیر حسین صاحب 〃 | ۵ — ۰ |
| شریف احمد صاحب سوک کلاں گجرات | ۶ — ۱۹ |
| غلام احمد صاحب ایل پلاٹ منٹگمری | ۷ — ۰ |
| محمد یونس میاں ضلع رنگپور مشرقی پاکستان | ۱۲ — ۰ |
| قریشی محمد سعید صاحب اجنالہ اسٹیٹ سرگودھا | ۵ — ۰ |
| چوہدری بشیر محمد صاحب کرم پلاہ شیخوپورہ | ۴۴ — ۵۰ |
| سردار محمود صاحب 〃 | ۲۴ — ۷۵ |
| خلق احمد محمد اسمٰعیل صاحب 〃 | ۱۲ — ۵۰ |
| مولوی عبدالرحمن صاحب 〃 | ۱۲ — ۴۴ |
| ملک محمد علی صاحب کالیا 〃 | ۶ — ۳۷ |
| صلاح الدین صاحب خورد 〃 | ۱۹ — ۵۰ |
| صلاح الدین صاحب بنگلا ملم نبہ | ۶ — ۵۰ |
| صاحبزادی صاحبہ میرا پور 〃 | ۶ — ۱۳ |

## درخواستہائے دعا

(۱) مکرم رانا چراغ دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دادو سندھ کا موتیا بند کا اپریشن ہوا ہے تمام احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اپریشن کو کامیاب فرمائے۔ آمین

(عبدالرشید ارشد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاڑکانہ سندھ)

(۲) راجہ نصر اللہ خانصاحب بعارضہ دل بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(سعید احمد خان فائر سپرنٹنڈنٹ ۔ لاہور)

(۳) ہماری جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست قاضی حبیب الدین صاحب بنکاک (تھائی لینڈ) میں پچھلے تین سال سے مقیم ہیں۔ احباب جماعت ان کی محکمانہ ترقی اور ملازمت میں توسیع کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (لطیف احمد آدم سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کراچی حلقہ صدر)

(۴) میرے والد مستری رحمت اللہ صاحب پیٹ میں نقص کی وجہ سے بیمار رہیں۔ لائلپور سول ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام از راہ شفقت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد امین دی ناٹب کالونی سمندری روڈ لائلپور)

(۵) میری دو بھینسیں چوری ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس پریشانی کو دور فرمائے۔

(عبدالرزاق احمدی لدھیکے نیویں ضلع لاہور)

**ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے**

# فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ایک ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب ان دنوں میں خاص طور پر اپنے تزکیہ نفس اور ایمانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات کی توفیق پاتے ہیں۔ اور اسی طرح صدقہ و خیرات کی طرف بھی خاص توجہ دیتے ہیں۔ صدقۂ فطر یعنی فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خوشنودی الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور ہر مومن مرد۔ عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس کے والدین یا سرپرست اس کی طرف سے مقررہ شرح پر فطرانہ ادا کریں۔ فطرانہ کی شرح جیسا کہ احباب کو معلوم ہو گا۔ ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے اس لئے فطرانہ کی شرح گندم کے موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ۱½ روپیہ یا ایک روپیہ پچاس پیسے فی کس مقرر کی جاتی ہے البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو۔ تو وہ نصف شرح پر ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔

فطرانہ کی رقم کے متعلق تمام عہدہ دار یہ امر یاد رکھیں۔ کہ اس رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ اس رقم کو حضور اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ۔ مساکین۔ اور نادار اصحاب میں تقسیم کر سکیں۔ باقی نو حصے مقامی غربا میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ البتہ تقسیم کے بعد اگر کچھ رقم باقی رہے تو وہ چندے کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ یہ رقم غربا میں تقسیم کی جانی مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جائے تاکہ وہ عید سے پہلے مستحقین کو پہنچ جاوے اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔

عید فنڈ کے متعلق یہ وضاحتاً اعلان کیا جا چکا ہے (دوبارہ الفضل کی قریبی اشاعت میں شائع کر دیا جائے گا) کہ یہ خالصتاً مرکزی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس فنڈ سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ پس عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ یہ رقم بہ تمام و کمال مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

## مجلس مذاکرہ علمیہ کراچی کا ماہانہ اجلاس

مجلس مذاکرہ علمیہ کا اجلاس زیر صدارت جناب چوہدری احمد مختار صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی احمدیہ ہال میگزین لین کراچی میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم جناب مسعود احمد صاحب خورشید نے کی۔ ازاں بعد مکرم نسیم احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیع خانصاحب نے کلام محمود سے ایک نظم نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھی اس کے بعد خاکسار نے انگریزی زبان میں مکرم جناب خلیفہ صلاح الدین صاحب کا تعارف سامعین سے کروایا۔ نیز مجلس مذاکرہ علمیہ کے اغراض و مقاصد اور قواعد بیان کئے۔

اسکے بعد مکرم خلیفہ صاحب نے انگریزی زبان میں اپنا قیمتی مقالہ پڑھا۔ آپ نے بتایا کہ ڈارون کا نظریہ ارتقاء غلط ہے اور قرآن حکیم کی متعدد آیات سے نہ صرف یہ ثابت کیا کہ ارتقاء جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہوا۔ بلکہ آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے بھی کئی ثبوت دئے۔ آپ کے قیمتی مضمون کے بعد سامعین نے کئی دلچسپ سوال کئے۔ جن کے مقرر نے اور بعدہٗ صاحب صدر نے جواب دئے۔ کئی غیر از جماعت احباب بھی آئے تھے۔ بعد میں صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں جماعت احمدیہ کراچی۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے تمام عہدہ دار بلا استثناء شریک ہوئے۔

(نذیر احمد اسسٹنٹ سیکرٹری)

## رمضان المبارک اور چندہ وقف جدید

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے جو ہمیں قربانی کا سبق دیتا ہے۔ جن دوستوں نے وقف جدید کا وعدہ کیا ہوا ہے ان دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدے اسی مہینہ میں پورے کر دیں۔ تمام ایسے دوستوں کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ روزانہ پیش کر دئے جایا کریں گے۔ نیز ۲۹ رمضان المبارک کو بھی دعا کے لئے دوستوں کے نام پیش کر دئے جائینگے۔ پس ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے پہلے اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش فرمائیں (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

**درخواست دعا** میری بیٹی ناصرہ پروین ½ ۴ روز سے بوجہ بخار بیمار ہے اور دوروز سے خسرہ کی شکایت ہے جسکے باعث سخت بے چینی ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (رسالہ فاطمہ از ربوہ)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۵۹۶۱** :۔ میں مراد بی بی زوجہ چوہدری فقیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۶ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲ ۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے اور ٹوپس طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۳۰/- روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس کل جائیداد مالیتی ۴۳۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر کسی وقت میری کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو گیا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا مراد بی بی موصیہ چک ۸۶ گ ب گوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

گواہ شد: نشان انگوٹھا غلام احمد ولد دیدار ولد موصیہ

گواہ شد: نشان انگوٹھا فقیر محمد ولد محمد بخش صاحب مرحوم

**نمبر ۱۵۹۶۰** :۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ جلال الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع شاہ پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۱) حق مہر ۳۰۰/- روپے (۲) کانٹے طلائی ۳ ماشہ ۳۸ روپے۔ میزان ۳۳۸/- روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے موجودہ نرخ ۱۵۰/- فی تولہ

الامۃ: مبارکہ بیگم زوجہ شیخ جلال الدین احمدی محلہ حکیماں والا خوشاب ضلع شاہ پور حال وارد ربوہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء

گواہ شد: عبد الرحمٰن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء

گواہ شد: حکیم محمد نذیر ولد نصیر الدین ساکن سنگر بلا ڈاکخانہ صابووالہ ضلع شاہ پور ۲۸/۱۲/۶۰

**نمبر ۱۵۹۶۲** :۔ میں گلزار فاطمہ زوجہ قریشی آفتاب احمد بسمل قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰/۴ جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ نکلس طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ ۱ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ انگوٹھی طلائی چار عدد ایک تولہ جملہ ۱/۲ ۳ تولہ قیمتی ۳۷۴/- روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

الامۃ: گلزار فاطمہ بقلم خود

گواہ شد: آفتاب احمد بسمل خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

~~~

**الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں**

**نمبر ۱۵۹۶۳** :۔ میں شیخ عبد الرشید ولد شیخ عبد الرحمٰن صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۱۱۳ خوشحال داس اسٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی ۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے مبلغ ۲۴۸/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط
۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: عبد الرشید ۲۲/۱/۶۱ گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

گواہ شد: محمد یعقوب بقلم خود چارٹرڈ مرچنٹ خوشحال داس سٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی

**نمبر ۱۵۹۶۴** :۔ میں احمد علی ولد جلال الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن حسین ٹیکسٹائل ملز لانڈھی کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۱۰/- روپے ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۶ جنوری ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: احمد علی بقلم خود

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

گواہ شد: نعمت اللہ خان پریذیڈنٹ حلقہ لانڈھی جماعت احمدیہ کراچی

**نمبر ۱۵۹۶۵** :۔ میں نعیم احمد چوہدری ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ حال فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت والدین کی طرف سے وظیفہ مبلغ دس روپے ماہوار ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اسکے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف نعیم احمد ولد فضل احمد حال فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ روم نمبر ۲۰ III ایر۔ العبد: نعیم احمد۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا ربوہ

گواہ شد: محمود داؤد زعیم خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ
~~~

## لومبا کی حامی فوجوں نے مواصلات کے ایک اہم مرکز پر قبضہ کر لیا

### یہ فوجیں اب مغرب کی جانب بڑھ رہی ہیں

لیوپولڈ ول، ۲۷ر فروری۔ باوثوق ذرائع نے آج یہاں بتایا ہے کہ کانگو کے صوبہ اورنٹیل سے لومبا کی حامی فوجیں لیوپولڈ ول سے ساڑھے تین سو میل دور پورٹ فرینکوئی پہنچ گئی ہیں جو مواصلات کا ایک اہم مرکز ہے ابھی تک لومبا کی حامی فوجوں کو کسی کا مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔

یہاں اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے آج بتایا کہ لومبا کے حامی تین سو فوجی جو جمعہ کے روز کسائی کے دارالحکومت لوسوا لبرگ پہنچے تھے ابھی تک وہیں ہیں۔ بتایا جاتا ہے سٹینلے ول کے جو فوجی دستے پورٹ فرینکوئی پہنچے ہیں راستے میں مقامی لوگوں نے ہر جگہ ان کا خیر مقدم کیا۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ وہ جہاں جہاں سے گزرے لوگ بڑی تعداد میں اس فوج میں شامل ہوتے گئے پورٹ فرینکوئی میں کرنل موبوتو کے حامی جو دو سو فوجی موجود تھے ان کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی۔ گزشتہ دسمبر میں جب لومبا لیوپولڈ ول سے بھاگ کر سٹینلے ول جا رہے تھے تو انھیں اسی شہر میں دوبارہ گرفتار کیا گیا تھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اقوام متحدہ کو اس وقت تک مداخلت کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے جب تک کہ کانگو کے فوجی دستوں کے درمیان کوئی جھڑپ نہ ہو۔

## روسی حکومت کے نام ترکیہ کا مراسلہ

انقرہ ۲۷ فروری۔ ترکیہ نے روس کے نام ایک مراسلے میں کہا ہے کہ ایک آزاد ملک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے تحفظ کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرے حکومت ترکیہ کا یہ مراسلہ روسی حکومت کے ایک مراسلے کے جواب میں بھیجا گیا ہے جس میں دریافت کیا گیا تھا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ترکیہ کی سرزمین پر نیٹو اپنے اڈے تعمیر کر رہا ہے۔

## خروشیف کے نام کینیڈی کا پیغام

واشنگٹن ۲۷ر فروری امریکی سفیر مسٹر تھامپسن ماسکو کل صدر کینیڈی سے مشورے کے بعد ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔ امریکی سفیر روسی وزیراعظم مسٹر خروشیف کے نام صدر کینیڈی کا ایک پیغام لے کر ماسکو گئے ہیں۔

## مشرقی پاکستان کے گذشتہ دو طوفانوں میں چودہ ہزار افراد ہلاک ہوئے

### بتیس ۳۲ ہزار افراد کو نقصان پہنچا، پندرہ ۱۵ ہزار مویشی ہلاک

چاٹگانگ ۲۷ر فروری۔ مشرقی پاکستان میں پچھلے سال چاٹگام اور نواکھلی کے اضلاع میں جو دو زبردست طوفان آئے تھے ان میں چودہ ہزار ایک سو چھہتر افراد ہلاک ہوئے۔ اور بتیس ہزار افراد کو نقصان پہنچا۔ یہ اعداد و شمار گورنر مشرقی پاکستان کو ڈویژنل کمشنر کی ایک رپورٹ میں بتائے گئے ہیں۔

ان اعداد و شمار کو آخری شکل دینے سے پہلے سول اور فوجی حکام نے بار بار جانچ پڑتال کی۔ تاہم ان میں ہگولا ضلع باریسال کے علاقہ کے نقصان کے بارے میں اعداد و شمار شامل نہیں ہیں۔ مشرقی پاکستان میں یہ طوفان پچھلے سال دس اکتوبر اور اکتیس اکتوبر کو آئے تھے۔

### مویشیوں اور فصلوں کی تباہی

رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ دونوں اضلاع میں دونوں طوفانوں کے دوران میں پندرہ ہزار مویشی ہلاک ہو گئے۔ پچانوے ہزار ایکڑ رقبہ اراضی میں فصلیں تباہ ہوئیں اور پانچ ہزار ایک سو اکسٹھ ایکڑ رقبہ اراضی میں فصلوں کو نقصان پہنچا۔

رپورٹ کے مطابق چاٹگام اور نواکھلی کے اضلاع میں دونوں طوفانوں سے متاثر ہونے والے تعلیمی اداروں کی تعداد تین ہزار نو سو چھیالیس تھی ضلع چاٹگام اور ضلع نواکھلی میں بالترتیب دو ہزار آٹھ سو اسی اور گیارہ ہزار چھیاسٹھ ہے اکتیس اکتوبر ۱۹۶۰ء کو چاٹگام کی بندرگاہ میں طوفان کی جو لہر آئی اس میں نقصان کا اندازہ اسی لاکھ روپے بتایا جاتا ہے تینگا کے ہوائی اڈے کو اس طوفان سے ایک لاکھ چھتیس ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

## اڑیسہ میں صدر راج نافذ کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۷ر فروری۔ بھارت کے صوبہ اڑیسہ میں صدر راج نافذ کر دیا گیا ہے صوبائی مخلوط کابینہ جس کی قیادت مسٹر مہتاب کر رہے تھے منگل کے روز مستعفی ہو گئی تھی مخلوط وزارت کانگریس پارٹی اور گنا تنترا پریشد کے ارکان پر مشتمل تھی، کانگرس پارٹی نے گنا تنترا پریشد پارٹی کے ساتھ مخلوط وزارت ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

## پنت کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا

دہلی ریڈیو کی اطلاع کے مطابق بھارت کے وزیر داخلہ پنڈت پنت کی حالت میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوا ڈاکٹروں کے تازہ ترین بیان کے مطابق پنڈت پنت میں کل کے مقابلہ میں کچھ طاقت پیدا ہوئی ہے۔

## بلجمی باشندوں کو نکل جانے کا حکم

قاہرہ ۲۷ر فروری متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے حکم دیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ میں مقیم تمام بلجمی باشندے یہاں سے چلے جائیں متحدہ عرب جمہوریہ میں بلجیم کے کل چار سو باشندے مقیم ہیں مصری حکومت نے یہ فیصلہ بلجیم سے سفارتی تعلقات توڑنے کے بعد کیا۔

## پاک ہند دفاعی معاہدے کی حمایت

نئی دہلی ۲۷ر فروری۔ برطانیہ کے سابق لیبر وزیراعظم لارڈ ایٹلی نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا میں کمیونسٹ چین کی طرف سے کسی جارحانہ حملے کے مقابلے کے لئے پاکستان اور بھارت اور دوسرے ایشیائی ملکوں کے مشترکہ دفاعی معاہدے کا خیر مقدم کروں گا۔

## دعویداروں کے کیس ملتوی نہیں ہوں گے

لاہور ۲۷ فروری۔ کلیمز کمشنر پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ متعلقہ دعویداروں کے کیسوں کی سماعت کسی بھی بنیاد پر ملتوی نہیں کی جائے گی کیونکہ اس وقت دعاوی کی چھان بین کا کام آخری مرحلے سے گزر رہا ہے دعویداروں کے وکلاء کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے کیسوں کی سماعت کے دوران عدالت سے غیر حاضر رہے تو دعویداروں کے کیسوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔



## درخواستِ دعا

خاکسار چار پانچ دن سے بخار میں مبتلا ہے، اور دل کی بھی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لیے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔

خاکسار عباد اللہ گیانی۔ مینیجر الفضل

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴